



سوال

(187) پسون کے عوض زمین رہن رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے چار ہزار کے عوض کچھ زمین رہن کی ہے کیا مرتن کے لئے اس مرتن زمین سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا؟ ورنہ آنحالیکہ راہن کو نفع میں شریک کر لیا گیا ہے جس طرح سواری یا دودھ والے جانور سے انتفاع اس کے چارہ گھاس دانہ کے عوض جائز ہے کیا اس طرح ارض مرتن سے اس کی نگہداشت مزدوروں اور بیلوں کے انتظامی تردد اور اپنا کافی روپیہ لگا کر بندوبست نیز سرکاری پوست خشک سالی کے ضروری مصارف کے عوض انتفاع جائز ہوگا یا نہیں؟ درآنحالیکہ سال بہ سال ایک معین رقم سے راہن کو بھی نفع میں شریک کر لیا گیا ہو۔ اگر ایسا ہو کہ ضروری مصارف کے بعد جو بھی نفع ہو راہن کو مجراد سے دیا جائے تو کوئی شخص مرتن ایسی زمین کے لئے اپنی فکری و ذہنی ترادات دوڑ دھوپ محنت و مشقت و خدمت کو کیوں کر گوارا کرے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اراضی مرتن سے مرتن کے لئے فائدہ اٹھانا ہرگز جائز نہیں خواہ مرتن نفع میں راہن کو شریک کرے یا نہ اور انخواہ راہن نے اس کو انتفاع کی اجازت دی ہو یا نہ۔ صحابہ تابعین تسبیح تابعین ائمہ محدثین فقہا سب کا اس پر اتفاق ہے۔ سواری اور دودھ والے جانور سے بقدر خرچ کے فائدہ اٹھانا خود قیاس کے خلاف ہے (لیکن حدیث صحیح کی وجہ سے قیاس کو چھوڑا دیا گیا) تو اس پر زمین کو کیوں قیاس کیا جاسکتا ہے۔ وقد بسط البسط الکلام علیہ العلامة الورع الشیخ عبدالجبار الغزنوی فی فتاواہ وابن قدامتی المغنی (7/511) اشد البسط فارح ایہما

شریعت اسلامی نے آپ کو زمین گروہ لینے پر مجبور کیا ہے کہ بغیر اکل مال بالباطل والی صورت اختیار کئے ہوئے آپ اس پر عمل نہ کر سکیں۔ مسلمانوں کے معاملات بے حد خراب ہو چکے ہیں۔ عموماً مستحبہ مشکوک بلکہ غیر طیب اور ناجائز طریقہ پر فائدہ اٹھانے کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے مشروع اور جائز صورت پر عمل کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہوتا ہے اور اس لئے ناجائز ذرائع کو حلال و جائز کرنے کے لئے طرح طرح کے شکوک و شبہات و حیلے تراشے جاتے ہیں۔ ان اللہ الیہ راجعون

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

جلد نمبر 2 - کتاب الرهن

صفحہ نمبر 386

محدث فتویٰ